بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

أَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. أَمَّا بَعْدُ

کلمۂ توحید: لاإله إلا اللہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (محمد:19)۔اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللهِ، حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ"۔ أخرجه مسلم۔

آج کی نشست کا موضوع ہے کلمہ توحید لاإله إلا اللہ کا معنی، مفہوم، ارکان اور شروط۔لاإله إلا اللہ کا کیا معنی ہے، کیا صحیح مفہوم ہے، لاإله إلا اللہ کی کیا شروط ہیں، کیا ارکان ہیں، یہ ارکان اور شروط کہاں سے آئے، ان کے کیا دلائل ہیں صحیح معنی کیا ہے لاإله إلا اللہ کا آج کی نشست میں ہم یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائے اس عظیم کلمہ توحید کو سمجھانے میں اللہ تعالیٰ میرے لیے آسانی فرمائے اور ہم سب کو اللہ تعالیٰ، حاضرین اور سامعین کو اللہ تعالیٰ آسانی فرمائے کہ ہم کلمہ توحید کے معنی بہترین طریقے سے جان لیں اور سمجھ لیں اور اس پر عمل کرنے کی اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے، آمین۔آج کی نشست میں ہم یہ جاننے کی کوشش کریں گے:

1۔کلمہ توحید کا معنی اور ترجمہ۔

2۔کلمہ توحید کے ارکان۔

3۔کلمہ توحید کی شرطیں۔

4۔کیا کلمہ توحید کو صرف زبان سے جاننا کافی ہے؟

5۔کلمہ توحید کے متعلق بعض غلط فہمیاں اور شبہات کا ازالہ۔

آیئے دیکھتے ہیں کلمہ توحید کیا ہے؟ لاإله إلا اللہ۔کتنے لفظ ہیں؟ چار لفظ ہیں "لا، إله، إلا، اللہ"۔کلمہ توحید کا معنی جو صحیح معنی ہے وہ یہ ہے "لامعبود بحق إلا اللہ"۔آپ دیکھ رہے ہیں کہ لاإله إلا اللہ اوپر لکھا ہے اس کے نیچے لکھا ہے "لامعبود بحق إلا اللہ"۔ "لا" کے نیچے ایک تیر ہے جو "لا" کی طرف جارہا ہے "إله" کے نیچے جو تیر ہے وہ اس باکس کی طرف جارہا ہے جس کے اندر لکھا ہے "معبود بحق" اور پھر "إلا" کے سامنے "إلا" ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے جو ہے اللہ تعالیٰ کا لفظ ہے سبحانہ وتعالیٰ۔ تو اس کا معنی یہ ہوا کہ کلمہ توحید کا ترجمہ کیا ہے؟ "لامعبود بحق إلا اللہ" یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا یا برحق معبود نہیں۔

کلمہ توحید کا معنی ترجمہ جو ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا یا برحق معبود نہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ کلمہ توحید میں جو معنی ہم نے جاننا ہے وہ الٰہ کا معنی ہے۔الٰہ کا کیا معنی ہے؟ اگر ہم باکس میں دیکھتے ہیں تو دو لفظ ہیں "معبود بحق"۔ تو الٰہ کا معنی معبود ہے۔ معبود کا کیا معنی ہے یہ معبود کا لفظ کہاں سے آیا؟ اس کی کیا دلیل ہے؟ آپ دیکھیں معبود کے نیچے ایک باکس بنا ہوا ہے اور اس میں یہ دلیل ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰهَ‌ؕ اِنِّىۡۤ اَخَافُ عَلَيۡكُمۡ عَذَابَ يَوۡمٍ اَلِيۡمٍ﴾(ھود:26)(کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو مجھے تمہاری نسبت عذاب الیم کا خوف ہے)۔ تو اس میں دیکھیں لاالٰہ الا اللہ، الٰہ کی جگہ ﴿تَعۡبُدُوۡۤا﴾ تو یہاں سے پتہ چلتا ہے کہ الٰہ کا معنی جو ہے وہ معبود ہے۔

پھر برحق یہ برحق کا لفظ کہاں سے آیا کلمہ توحید کے اندر تو نہیں ہے لاالٰہ الا اللہ میں برحق کا لفظ نہیں ہے یہ کہاں سے آیا؟ اس کی دلیل بھی ہے اور تعلیل بھی ہے۔ دلیل جو ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان سورۃ الحج میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَـقُّ وَاَنَّ مَا يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ هُوَ الۡبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡعَلِىُّ الۡكَبِيۡرُ﴾(الحج:62)(یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہی برحق ہے اور جس چیز کو کافر اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں جس چیز کو یہ مشرک اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ باطل ہے اور اس لیے کہ اللہ تعالیٰ العلی الکبیر ہے)۔ تو یہاں سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ برحق اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی حق معبود ہے باقی سارے باطل معبود ہیں ایک ہی معبود برحق ہے وہ ہے اللہ تعالیٰ۔

جب ہم کلمہ توحید کا اعراب کرتے ہیں عربی گرامر کے اعتبار سے "لاالٰہ الا اللہ" تو لا النافیۃ للجنس ہے "الٰہ" جو ہے وہ اسم لا ہے۔ تو خبر لا کہاں پر ہے؟ لا کی خبر جو ہے وہ محذوف ہے اور یہ جو محذوف خبر ہے اسے کہتے ہیں برحق۔ تو عربی گرامر کے اعتبار سے بھی برحق کا لفظ موجود ہے اور قرآن مجید کی اس آیت میں واضح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد برحق معبود ہے۔

کلمہ توحید کے ارکان دو ہیں:

(۱) پہلا رکن ہے نفی اور نفی کا معنی ہے انکار کرنا۔

(۲) اور دوسرا رکن ہے اثبات جسے ہم اقرار کہتے ہیں اقرار کرنا۔

یاد رکھیں ارکان اس چیز کے جس کو بیان کیا جا رہا ہے یہ اس کے بنیادی حصے ہوتے ہیں جس کے بغیر وہ چیز قائم نہیں ہو سکتی جیسا کہ گھر ہے بلڈنگ اس کے ستون ہوتے ہیں ستون کو رکن کہا جاتا ہے کوئی بھی بلڈنگ بغیر ستون کے قائم نہیں ہو سکتی اسی طریقے سے کلمہ توحید کے بھی دو حصے ہیں دو ارکان ہیں۔

پہلا حصہ ہے نفی کا پہلا رکن نفی کا ہے انکار کرنا۔ ہم نے کس چیز کا انکار کرنا ہے؟ آپ دیکھیں ایک باکس بنا ہے اس کے اندر کیا لکھا ہے؟ ہر معبود کی عبادت کا انکار کرنا۔ جو نفی ہے نفی میں ہر معبود کی عبادت کا انکار کرنا ہے چاہے وہ معبود بت ہو یا پتھر ہو یا درخت ہو یا سورج اور چاند ہو یا فرشتے، انبیاء، اولیاء ہوں الغرض کوئی بھی معبود ہو ہم نے اس کا انکار کرنا ہے۔

دوسرا رکن ہے اثبات جسے ہم اقرار کہتے ہیں اور اس کا معنی ہے کہ ساری کی ساری عبادات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت کرنا چاہیے یہ عبادت نماز ہو، زکوۃ ہو، حج ہو، دعا ہو، مدد ہو، نذر و نیاز ہو، قربانی ہو، ڈر ہو، امید ہو، توکل ہو الغرض یہ ساری کی ساری عبادات ہیں اور ان سب کا حق اللہ تعالیٰ کو ہے۔

یہ ہم نے کہاں سے لیا کہ کلمہ توحید کے دو ارکان ہیں؟ ''لاالٰہ'' میں نفی ہے یہ پہلا حصہ ہے ''الااللہ'' دوسرا حصہ ہے یہ اثبات ہے۔

تو آیئے دیکھتے ہیں میں نے یہ کہا ہے کہ ہر باطل معبود کا انکار کرنا ہے اب کیا ثبوت ہے کہ بتوں کو، درختوں کو اور پتھروں کو معبود بنایا گیا اس کا کوئی ثبوت بھی ہے؟

1۔ جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۝ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى﴾ (النجم:19-20) (بھلا تم لوگوں نے لات اور عزیٰ کو دیکھا اور تیسرے منات کو کیا ان پر غور و فکر کیا تم لوگوں نے؟)۔ دیکھنے سے غرض ہے غور و فکر کرنا تو کیا ان پر غور و فکر کیا؟ غور و فکر کرنے کا کیا معنی ہے؟ کہ حقیقت جانو ان کی یہ ہیں کیا۔

لات جو ہے وہ سفید رنگ کا ایک پتھر تھا جو اہل طائف کا معبود تھا۔ عزیٰ مکہ اور طائف کے درمیان ایک درخت تھا جس کی عبادت کی جاتی تھی۔ منات مشرکین کی ایک پتھر کی دیوی تھی جس کی وہ عبادت کیا کرتے تھے۔ لات، عزیٰ اور منات کی یہ حقیقت ہے۔ لیکن یہ تو ہمارے سامنے پتھر ہے، درخت ہیں اور بت ہیں لیکن کیا عربی پاگل تھے کہ وہ درختوں کو خود کاٹ کاٹ کر سامنے رکھیں اور پتھروں کو خود تراش کر بت بنائیں پھر ان کو سجدہ کریں ان کی عبادت کریں؟!

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ﴿اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى﴾ غور و فکر کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے کہ ذرا غور و فکر کرو ان چیزوں پر ان کی حقیقت کیا ہے یہ ہیں تو تمہارے سامنے پتھر اور درخت اور بت لیکن حقیقت یہ ہے کہ لات جو ہے جیسا کہ صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ لات ایک بزرگ تھا جو حاجیوں کے لیے ستّو بنایا کرتا تھا اور ان کو پلایا کرتا تھا تو نیک اور صالح انسان تھا۔ جب وہ مر گیا تو اس کا پھر ایک بت بنا دیا پھر اس کی ان لوگوں نے عبادت کرنا شروع کر دی۔ تو

حقیقتاً یہ جو لات، عزیٰ اور منات ہے یا جوُد، سواع، یغوث، یعوق، نسر یہ جو سید نا نوح علیہ الصلاۃ والسلام کی قوم میں جو بت تھے جن کی وجہ سے سب سے پہلے اس دنیا میں شرک ہوا یہ سارے کے سارے نیک اور صالح بزرگ تھے جب وہ مر گئے تو ان کی محبت کی وجہ سے ان کو یاد کرتے کرتے ان کے بت بنائے گئے پھر جب علم جاتا رہا تو ان کی عبادت کی گئی۔

2۔ سورج اور چاند کو معبود بنایا گیا اس کی دلیل اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴾(فصلت:37)(اور رات اور دن اور سورج اور چاند اُس کی نشانیوں میں سے ہیں تم لوگ نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو بلکہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرو جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے اگر تم کو اس کی عبادت منظور ہے)۔

اگر واقعی تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہو تو پھر ان چیزوں کی عبادت نہیں کی جاتی یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور مخلوق کبھی خالق کا درجہ نہیں لے سکتی اس لیے عبادت کا حق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اس مخلوق کے لیے کوئی بھی عبادت کسی بھی قسم کی عبادت صرف کرنا چاہے سجدہ ہو یا کوئی بھی عبادت ہو وہ جائز نہیں ہے۔

3۔ فرشتوں کو اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو معبود بنایا گیا اس کی کیا دلیل ہے؟ کیا واقعی اس دنیا میں بعض ایسے لوگ بھی تھے جو فرشتوں کی عبادت کرتے تھے جو فرشتوں کو پکارتے تھے جو انبیاء کو پکارتے تھے؟ جی ہاں! اس کی دلیل اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰۗىِٕكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۭ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾(آل عمران: 80) (اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا حکم نہیں دیتا کہ تم فرشتوں کو اور انبیاؤں کو ارباب بناؤ اپنے ربّ کے ساتھ کیا اللہ تعالیٰ تمہیں کفر کا حکم دیتا ہے اس کے بعد کہ تم مسلمان بن گئے ہو)۔ سبحان اللہ۔

تو اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا فرشتوں کی عبادت کی گئی ہے، انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو بھی ربّ بنایا گیا ہے ان کی عبادت بھی کی گئی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہ تھا محض شیطان الرجیم کا راستہ تھا شیطان کا حکم تھا جو بعض لوگوں نے اس پر عمل کرتے ہوئے فرشتوں اور بعض انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو معبود بنایا۔

4۔ کیا اولیاء کو بھی معبود بنایا گیا؟ کیا ایسا وقت آیا تھا اس دنیا میں کہ بعض لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے اولیاء کو معبود بنایا ان کی کسی نے عبادت کی ہے؟ جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا﴾(الاسراء: 57)(یہ لوگ جن کو اللہ

تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ خود اپنے پروردگار کے ہاں ذریعہ (تقرب) تلاش کرتے رہتے ہیں کہ ان کو ان میں اللہ تعالیٰ کا زیادہ مقرب ہونا ہے اور اس کی رحمت کے امیدوار رہتے ہیں اور اس کے عذاب سے خوف رکھتے ہیں بے شک تمہارے پروردگار کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے)۔

یہ آیت اس لیے نازل ہوئی کہ ایک گروہ تھا جو جِنوں کی عبادت کرتا تھا یہ جو جِن تھے انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا توبہ کی تائب ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے ولی بن گئے، سبحان اللہ۔ لیکن یہ جو اُن کو پکارتے تھے یہ اُن کو جِنوں کی ہدایت کے بعد بھی اُن کی اصلاح کے بعد بھی پکارتے رہے اُن کو معبود بناتے رہے، سبحان اللہ۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا ہے اُن کی خبر دینے کے لیے کہ عجیب سے ایسے لوگ بھی اس دنیا میں موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نیک، متقی و پرہیز گار لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اولیاء ہیں جو مومن ہیں متقی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے قریب ہیں بعض لوگوں نے ان کو معبود بنا لیا اور وہ ان سے بَری ہیں جن کو انہوں نے معبود بنایا ہے! جن کو وہ معبود بنا رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرنا چاہتے ہیں حقیقتاً وہ اللہ تعالیٰ سے بالکل دوری کا راستہ اختیار کر چکے ہیں اور نزدیکی کا راستہ توحید کا ہے شرک کا راستہ کبھی ہو نہیں سکتا۔

یاد رکھیں ہر باطل معبود کی عبادت کا انکار کرنا ہم پر فرض ہے اور یہ سارے کے سارے باطل معبود ہیں چاہے درخت ہوں، پتھر ہوں یا بت ہوں، چاند سورج ہو، یا فرشتے، انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اور اولیاء ہوں یہ سارے کے سارے معبود کبھی نہیں ہو سکتے اگر کسی نے ان کی عبادت کی ہے تو وہ اُن کی عبادت سے بَری ہیں۔

پھر دوسرا جو رکن تھا کہ ساری کی ساری عبادات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے بجا لانا۔ میں نے کہا کہ نماز عبادت ہے، زکوۃ عبادت ہے، حج عبادت ہے ان کی دلیل کیا ہے؟

1۔ نماز اور زکوۃ عبادت ہے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَمَآ أُمِرُوٓا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ﴾(البينة:5)(اور ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور یکسو ہو کر نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور یہی سچا دین ہے)۔

سچے دین میں اخلاص، نماز اور زکوۃ کیونکہ یہ عبادات ہیں اور ان سب کا حق اللہ تعالیٰ کا ہے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہی ہم نے نماز اور زکوۃ اور دیگر عبادات کرنی ہیں۔

2۔حج عبادت ہے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۭ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴾(آل عمران:97)(اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یعنی فرض ہے کہ جو اس کے گھر تک جانے کا مقدور رکھتے ہیں وہ اس کا حج کریں اور جو اس حکم کی تعمیل نہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اہل عالم سے بے نیاز ہے)۔

اللہ تعالیٰ سب سے غنی ہے بے نیاز ہے اللہ تعالیٰ کو کسی کی بھی ضرورت نہیں ہے ہم عبادت کریں یا نہ کریں اللہ تعالیٰ کو کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن ہمیں فرق ضرور پڑتا ہے کیونکہ کہ ہم نے حساب دینا ہے اپنے ربّ کا۔

3۔یہ تو ہم نے جان لیا کہ نماز، زکوۃ، حج، روزہ یہ سب عبادات ہیں کیا دعا بھی عبادت ہے ؟جی ہاں دعا بھی عبادت ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ﴾(غافر:60)(اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا جو لوگ میری عبادت سے ازراہ تکبر کتراتے ہیں دور ہوتے ہیں عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے)۔

سبحان اللہ بات دعا کی ہو رہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ جو لوگ میری عبادت نہیں کرتے (ہونا تو چاہیے تھا کہ جو لوگ مجھے نہیں پکارتے مجھ سے دعا نہیں کرتے)اس سے یہ ثابت ہوا کہ دعا عبادت ہے اور عبادت صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

4۔مدد طلب کرنا بھی عبادت ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾(الفاتحہ:4)(کہ اے اللہ تعالیٰ! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں)۔

تو مدد طلب کرنا عبادت ہے اللہ تعالیٰ کا حق ہے ہر اس کام پر جس پر صرف اللہ تعالیٰ قادر ہے، ہاں ان کاموں میں جن پر مخلوق قادر ہے، حاضر ہے۔دیکھیں دو قسم کے امور ہوتے ہیں بعض ایسے امور ہوتے ہیں جن پر صرف اللہ تعالیٰ قادر ہے جیسے رزق دینا، اولاد دینا، شفاء دینا یہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ہیں اللہ تعالیٰ ہی ان پر قادر ہے کوئی مخلوق اس پر قادر نہیں ہے تو آپ کسی مخلوق سے مدد نہیں طلب کر سکتے کہ وہ آپ کو رزق دے یا آپ کو شفاء دے آپ مدد طلب کر سکتے ہیں کسی مخلوق سے ان امور میں جن پر وہ قادر ہو بشر طیکہ وہ زندہ ہو، قادر ہو اور حاضر ہو،ان تین شرطوں کے ساتھ ان امور میں جن پر مخلوق قادر ہے آپ اس سے مدد طلب کر سکتے ہیں۔

5۔پناہ طلب کرنا عبادت ہے"الاستعاذۃ"۔ہم کہتے ہیں﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾اللہ تعالیٰ سے ہم پناہ طلب کرتے ہیں کہ ہمیں شیطان مردود کے شر سے محفوظ کرے۔

اسی طریقے سے ہم پڑھتے ہیں﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ﴾(الفلق:1)،﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾(الناس:1) ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنا چاہتے ہیں پناہ طلب کرتے ہیں اور پناہ عبادت ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔اور مخلوق سے پناہ حاصل کی جاسکتی ہے ان تین شرطوں کے ساتھ کہ زندہ ہو، حاضر ہو، قادر ہو اور اُن امور میں جن پر وہ قادر ہو۔

6۔قربانی بھی عبادت ہے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ﴾(الکوثر:2) (اور اپنے پروردگار کے لیے نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو)۔تو اللہ تعالیٰ نے نماز کو قربانی سے جوڑ دیا ہے نماز عبادت ہے تو قربانی بھی عبادت ہے اگر نماز صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہم نے پڑھنی ہے پھر قربانی بھی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہم نے کرنی ہے، نہ کسی پیر کے لیے نہ کسی درگاہ پر جانا ہے، نہ کسی ولی اور نہ کسی نبی کے نام پر ہم نے قربانی کرنی ہے قربانی کرنی ہے تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کرنی ہے۔

7۔نذرونیاز عبادت ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿يُوۡفُوۡنَ بِالنَّذۡرِ وَيَخَافُوۡنَ يَوۡمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسۡتَطِيۡرًا﴾(الانسان/ الدھر:7)(یہ لوگ نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے جس کی سختی پھیل رہی ہوگی خوف رکھتے ہیں)۔تو یہاں پر یہ ثابت ہوا کہ نذرونیاز بھی عبادت ہے اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

8۔ڈر بھی عبادت ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيۡطٰنُ يُخَوِّفُ اَوۡلِيَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوۡهُمۡ وَخَافُوۡنِ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ﴾(آل عمران:175)(یہ خوف دلانے والا تو شیطان ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے اگر تم مومن ہو تو اُن سے مت ڈرنا اور مجھ ہی سے ڈرتے رہنا)۔

9۔امید عبادت ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿فَمَنۡ كَانَ يَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلۡيَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا﴾(الکھف:110)(جو شخص اپنے پروردگار سے ملنے کی امید رکھے اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے ربّ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے) ۔

10۔توکل بھی عبادت ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوۡۤا اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ﴾(المائدۃ:23)(اور اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھو بشرطیکہ اگر صاحب ایمان ہو اگر تم واقعی سچے مومن ہو)۔

یاد رکھیں ہر عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کرنا ہم پر فرض ہے اور یہ دوسرا رکن ہے کلمہ توحید کا ''إلااللہ'' اس وقت تک آپ اس کا اقرار نہیں کرسکتے اسے ثابت نہیں کرسکتے اس پر عمل نہیں کرسکتے جب تک آپ یہ یقین کے ساتھ نہ جان لیں کہ جتنی بھی عبادات ہیں ان سب عبادات کا حقدار صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

آیئے دیکھتے ہیں کلمہ توحید کے ارکان تو ہم نے جان لیے ہیں کلمہ توحید کی شرطیں کون سی ہیں۔

کلمہ توحید کی آٹھ شرطیں ہیں:

1۔ ''علم'' لاإلہ إلااللہ کا کلمہ توحید کے معنیٰ اور مفہوم کا علم ہونا جس کی ضد جہالت ہے۔

2۔ ''یقین'' کہ کلمہ توحید لاإلہ إلااللہ کے معنی اور مفہوم پر یقین ہونا جس کی ضد شک ہے۔

جو معنی ہم نے جان لیا ہے کلمہ توحید کا کیا معنی جانا ہے ہم نے؟ لاإلہ إلااللہ کا معنی ہے ''لامعبود بحق إلااللہ'' اللہ تعالیٰ سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ یہ ہم نے جان لیا اب اس پر یقین بھی کرنا ہے ہم نے کوئی شک نہیں ہونا چاہیے ہمیں کہ یہ معنی بھی ہے کوئی اور بھی ہو سکتا ہے یا اس معنی میں کوئی اور معنی بھی اس کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ نہیں! ایک ہی معنی ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی برحق معبود نہیں ''لامعبود بحق إلااللہ'' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔

3۔ ''اخلاص'' لاإلہ إلااللہ کا اقرار اخلاص کے ساتھ کرنا جس کی ضد شرک ہے۔

4۔ ''محبت'' لاإلہ إلااللہ کا اقرار محبت کے ساتھ کرنا جس کی ضد بغض ہے۔

5۔ ''سچائی'' لاإلہ إلااللہ کا اقرار سچائی کے ساتھ کرنا جس کی ضد جھوٹ ہے۔

6۔ ''قبول'' لاإلہ إلااللہ اور اس کے تقاضوں کو قبول کرنا زبان سے جس کی ضد رد ہے۔

7۔ ''انقیاد'' لاإلہ إلااللہ اور اس کے تقاضوں کے ساتھ عمل اتباع کرنا جس کی ضد چھوڑنا ہے ترک کرنا ہے۔

8۔ ''طاغوت کا انکار کرنا'' لاإلہ إلااللہ کے اقرار کے ساتھ ساتھ باطل معبودوں کا مکمل انکار کرنا۔

آیئے دیکھتے ہیں شرطیں تو ہم نے یہ آٹھ جان لی ہیں ان کی کوئی دلیل بھی ہے یا صرف محض علماء کے اقوال ہیں لوگوں کی ایجاد کردہ شرطیں ہیں یہ آیئے دیکھتے ہیں:

1۔ پہلی شرط کلمہ توحید کی ہے علم اور علم یعنی لاإلہ إلااللہ کے معنی اور مفہوم کا علم ہونا جس کی ضد جہالت ہے اگر آپ یہ مفہوم نہیں جانتے کہ کلمہ توحید کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی برحق کوئی سچا معبود نہیں تو پھر آپ جاہل ہیں اور اگر آپ نے جان لیا اب آپ نے اس معنی کو جان لیا اب آپ اس معنی کا علم رکھتے ہیں۔ اگر کل تک نہیں جانتے تھے تو آج جان لیں کہ کلمہ توحید کا معنی ہے لاإلہ إلااللہ کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی برحق معبود نہیں (تفصیل میں بیان کر چکا ہوں)۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿فَاعۡلَمۡ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پس تو جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں) (محمد:19)۔

2۔دوسری شرط یقین تھی کہ جو علم میں نے جان لیا ہے کلمہ توحید کے صحیح مفہوم کو جان لیا ہے اس پر مجھے یقین ہونا چاہیے ساری دنیا ایک طرف ہو جائے اور میرے دل سے اس یقین کو نکالنا چاہے اور مجھے کوئی اور سبق سکھانا چاہے کلمہ توحید کے اس مفہوم سے تو میں سب کارد کردوں کیونکہ مجھے یقین ہے کہ کلمہ توحید کا یہ معنی ہے۔یقین کی دلیل اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ﴾(الحجرات:15) سچے مومنوں کی نشانی اللہ تعالی بیان فرمارہے ہیں کہ مومن تو وہ ہیں جو اللہ تعالی اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک میں نہ پڑے۔

یادرکھیں ایمان کے بعد شک میں نہ پڑے ﴿ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا﴾۔تو یہ دلیل ہے کہ ایمان یقین کی بنیاد پر ہوتا ہے اور یقین کے بغیر شک باقی رہ جاتا ہے اور دین کی بنیاد پر کلمہ توحید پر شک کرنا کفر ہے یادرکھیں اس لیے یہ شرط ہے کلمہ توحید کا صحیح مفہوم یہی ہے کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اس علم پر ہمیں یقین رکھنا ہے۔یادکھیں علم بغیر یقین کے بے فائدہ ہے۔آپ کو علم تو ہے لیکن یقین نہیں ہے جو علم ہے آپ کا اس پر آپ کو یقین نہیں ہے اس کا کوئی فائدہ ہے؟تو یقین شرط ہے اس کی دلیل بھی ہے اس کی تعلیل بھی ہے وجہ بھی ہے۔

3۔یقین تو ہے کیا اخلاص بھی ہے؟تو اس لیے تیسری شرط جو ہے وہ اخلاص ہے کہ لاإلہ إلا اللہ کا اقرار جب ہم کرتے ہیں اخلاص کے ساتھ تو پھر ہم اپنے دل اور زبان سے دل کے یقین کے ساتھ زبان سے اقرار بھی کرتے ہیں کہ اللہ تعالی ہم کبھی شرک نہیں کریں گے تیرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔اخلاص کی دلیل میں پہلے بیان کرچکا ہوں اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾ (ان کو نہیں حکم دیا گیا إلَّا یہ کہ وہ ایک اللہ کی عبادت کریں اخلاص کے ساتھ)۔کیونکہ دین کا نام ہی اخلاص ہے۔

4۔اخلاص تو ہے لیکن کیا اس کلمے سے محبت بھی ہے؟یادرکھیں یہ ترتیب ضروری ہے کہ علم ہے،یقین ہے،اخلاص ہے پھر محبت بھی ہے اور کلمہ توحید سے محبت بھی ہے اس کے اس مفہوم سے محبت بھی ہے اور جو اس مفہوم کو جاننے والے موحدین ہیں ان سے محبت بھی ہے۔محبت کی دلیل اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾(البقرۃ:165)(اور بعض لوگ ایسے ہیں جو غیر اللہ کو شریک بناتے ہیں اور ان سے اللہ تعالی کی سی محبت کرتے ہیں (جیسے اللہ سے محبت کرتے ہیں ویسی ان

سے بھی محبت کرتے ہیں) لیکن جو ایمان والے ہیں جو موحدین ہیں سچے مومن ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ ہی کے سب سے زیادہ دوست ہیں اور سب سے زیادہ محبت کرنے والے ہیں)۔

سبحان اللہ ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ جو اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے کر آئے ہیں جو سچے مومن ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے ہیں۔ یہاں پر دوست کا لفظ ترجمے میں دیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کے سب سے زیادہ دوستدار ہیں لیکن صحیح ترجمہ محبت ہے کہ محبت کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور مومن بھی اپنے ربّ سے محبت کرتے ہیں۔

5۔ محبت تو ہے لیکن کیا سچائی بھی ہے ہر محبت سچی ہوتی ہے کیا محبت جھوٹی بھی تو ہو سکتی ہے! تو سچائی پانچویں شرط ہے کلمہ توحید کی کہ لاإلہ إلا اللہ کا اقرار سچائی کے ساتھ کرنا جس کی ضد جھوٹ ہے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ﴾ (البقرۃ:8) (بعض ایسے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ وہ مومن ہی نہیں ہیں)۔ سبحان اللہ، کیونکہ وہ زبان سے تو کہتے ہیں جھوٹ بولتے ہیں سچے دل سے نہ انہوں نے ایمان قبول کیا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان اور نہ آخرت پر ان کا ایمان ہے۔

6۔ چھٹے نمبر پر جو چھٹی شرط ہے کلمہ توحید کی قبول کہ زبان سے قبول کرنا اقرار کرنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ﴾ (الصافات:35) (ان کا یہ حال تھا کہ بعض ایسے لوگ آئے ہیں (دنیا میں ابھی بھی موجود ہیں) کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو وہ غرور کرتے تھے)۔

زبان سے اقرار نہیں کرتے تھے نہیں مانتے تھے رَد کر دیتے تھے ایک مرتبہ بھی اپنی زبان سے کہنے کے لیے تیار نہیں تھے لاإلہ إلا اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں کوئی برحق معبود نہیں، تو زبان سے قبول کرنا بھی شرط ہے کلمہ توحید کی۔

7۔ الانقیاد کہ جب زبان سے قبول کیا لیکن اس پر عمل نہیں کیا تو پھر اس زبان سے قبول کرنے کا فائدہ ہی کیا ہے! تو اس لیے ساتویں شرط ہے کہ لاإلہ إلا اللہ اور اس کے تقاضوں کے ساتھ عملی اتباع کرنا جس کی ضد چھوڑنا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۭ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ﴾ (لقمان :22) (اور جو شخص خود کو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار کر دے اور نیکو کار بھی اور متقی وپرہیزگار بھی ہو محسن بھی ہو تو اس نے مضبوط دستاویز ہاتھ میں لے لی ﴿بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى﴾ مضبوط کڑے کو تھام لیا اور سب کاموں کا انجام ہر چیز کا اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے)۔

تو یہاں پر آپ دیکھیں کہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ حوالے کرنا﴿وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ﴾ اسے کہتے ہیں الانقیاد کہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرنا اور عمل کرنا کلمہ توحید کے تقاضوں پر۔

8۔ عمل تو کر لیا لیکن کیا ہر باطل معبود سے برأت کا اظہار کیا؟ آٹھویں شرط ہے طاغوت کا انکار کرنا۔ لاإلہ إلاالله کے اقرار کے ساتھ ساتھ باطل معبودوں کا انکار کرنا بھی لازم ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۤ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾(البقرة:256) (تو جو شخص بتوں سے اعتقاد نہ رکھے)۔

طاغوت ہر اس چیز کا نام ہے جس کی عبادت کی گئی اور وہ اس پر راضی ہوا سے طاغوت کہتے ہیں۔ جو راضی ہو سکتے ہیں اب پتھر تو راضی نہیں ہوتا ناں! نہ سورج نہ چاند تو جس نے ان کو معبود بنایا وہ خود بھی طاغوت ہیں لیکن انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو، فرشتوں کو اور اللہ تعالیٰ کے اولیاء کو معبود بنایا گیا وہ ان سے راضی نہیں ہیں وہ طاغوت نہیں ہیں لیکن جو شخص اپنی عبادت کرواتا ہے اور اس پر راضی بھی ہوتا ہے وہ طاغوت ہے۔ اور آج آپ لوگ دیکھتے ہیں کہ بعض لوگوں کو شیخ الاسلام کا درجہ دیا گیا ہے اور ان لوگوں کو سجدے کرواتے ہیں میرے بھائی! یہ وہ طاغوت ہیں جن کے تعلق سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى﴾ مضبوط کڑے کو آپ تھام نہیں سکتے کلمہ توحید پر آپ عمل نہیں کر سکتے جب تک کہ آپ ہر باطل معبود سے برأت کا اظہار نہ کریں اور اس کا انکار نہ کریں۔

یاد رکھیں ان شرطوں سے معلوم ہوا کہ کلمہ توحید صرف زبان سے اقرار کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ زبانی اقرار کے ساتھ ساتھ دلی علم، یقین، اخلاص، محبت، سچائی، قبول، انقیاد اور باطل معبود کا انکار کرنا اور عمل اتباع بھی ضروری ہے۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ بعض ایسے لوگ دنیا میں آئے ہیں جنھوں نے کلمہ توحید کی شرطوں پر عمل نہیں کیا وہ لوگ جنھوں نے لاإلہ إلاالله کو صرف:

1۔ دل سے جانا لیکن زبان سے اور عمل سے انکار کیا رَد کیا، دل سے جان لیا مفہوم کو بھی جان لیا لیکن زبان سے اور عمل سے انکار کیا۔ کیا دل سے جاننا کافی ہے؟ کلمہ توحید کو یہ جاننا کہ لاإلہ إلاالله کا معنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں دل سے جانتا ہوں میں بس کیا یہ کافی ہے؟ نہیں! کافی نہیں ہے۔

اس کی مثال ابو طالب، ابو طالب کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ہیں۔ اپنے دل سے جان چکے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین سچ ہے، دل سے جان چکے تھے کہ لاإلہ إلا اللہ کا معنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں لیکن کیا زبان سے اقرار کیا؟ کیا عمل سے انقیاد کیا؟

نہ قبول تھا زبان سے نہ عمل سے انقیاد تھا نہ محبت تھی، نہ اخلاص تھا، نہ سچائی تھی یہ ساری شرطیں رہ گئی تھیں اور نہ ہی باطل معبودوں کا انکار کیا ہے۔ تو دل کے اس جاننے کا کوئی فائدہ نہ ہوا وہ علم صرف علم ہی رہا اس کا کوئی فائدہ نہ ہوا کیونکہ دل میں وہ موجود تھا۔

ابو طالب کہتا ہے معروف شعر ہے جو سیرت ابن ہشام میں، شرح عقیدۃ الطحاویہ اور دیگر علماء نے اس کا ذکر کیا ہے کہ میں نے جان لیا کہ محمد کا دین سچا دین ہے بلکہ سب سے بہترین دین ہے (دنیا میں جتنے بھی اُدیان موجود ہیں سب سے بہترین دین محمد کا دین ہے) لیکن مجھے یہ ڈر ہے یہ خدشہ ہے کہ اگر میں مان لوں تو پھر میری مذمت کی جائے گی اور مجھے لوگ بُرا بھلا کہیں گے۔

آخری لفظ کیا تھا ابو طالب کا؟ جب اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا کے قریب آخری وقت تھا زندگی کے آخری لمحات تھے، اس دنیا سے جانے کا وقت آیا ابو جہل ایک طرف بیٹھا ہے اور اس کا دوسرا ساتھی مشرک، بدکار اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہیں اور کہتے ہیں (اے میرے چچا! ایک مرتبہ کہہ دے لاإلہ إلا اللہ کہہ دے زبان سے کہہ دے میرے پاس کوئی حجت تو ہو اللہ تعالیٰ کے ہاں میں آپ کی سفارش، شفاعت تو کر سکوں اللہ تعالیٰ کے ہاں زبان سے ایک مرتبہ تو کہہ دے)۔ دل سے جان چکا تھا لیکن زبان سے کیا کہا؟

ابو جہل بار بار یہ کہہ رہا تھا کہ اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ دو گے اے ابو طالب؟ کیا چھوڑ دو گے اپنی ملت عبد المطلب کو چھوڑ دو گے؟ تو آخری الفاظ تھے ابو طالب کے "عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ" (عبد المطلب کی ملت پر میں مرتا ہوں)۔ ایک مرتبہ زبان سے لاإلہ إلا اللہ نہیں کہا۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں صحیح مسلم کی روایت میں جیسا کہ آیا ہے "أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَاباً أَبُو طَالِبٍ، وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ" (جہنم میں سب سے کم عذاب ابو طالب کو دیا جائے گا جہنم میں دو آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جن سے ان کا دماغ اُبل جائے گا)۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ دو انگارے رکھے جائیں گے۔ صرف جہنم کے دو انگارے یا جہنم کی ایک جوتی پہنائی جائے گی بس آگ کی دماغ اُن کا اُبل جائے گا اس عذاب سے۔

تو ابو طالب ایمان پر نہیں مرا کفر پر مرا ہے بعض لوگوں کو بڑی غلط فہمی ہوئی ہے واضح حدیث ہے صحیح مسلم کی روایت ہے۔ تو کیا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعوذ باللہ جھوٹے ہیں ہم ان مولویوں کی باتوں کو سن لیں اور مان لیں اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو جھٹلادیں عجب سی بات ہے واللہ! ابو طالب نے دل سے مان لیا تھا لیکن ان شرطوں کو پورا نہیں کیا لاإلہ إلا اللہ کی شرطیں باقی رہیں اس لیے ابو طالب کفر پر مرا ہے۔

2۔آیئے دیکھتے ہیں دوسری طرف زبان اور عمل سے تو اقرار کیا لیکن دل سے انکار کیا۔

بعض ایسے لوگ بھی دنیا میں آئے ہیں شاید آج بھی موجود ہوں جو زبان سے اور عمل سے اقرار کر لیتے ہیں لیکن دل سے انکار کر لیتے ہیں۔اس کی مثال عبداللہ بن اُبی بن سلول یہ کون ہے؟ منافقین کا سردار ہے۔زبان سے کلمہ پڑھا، عمل سے نماز بھی پڑھتا تھا، روزہ بھی رکھتا تھا، حج بھی کرتا تھا، زکوۃ بھی دیتا تھا تو زبان سے اقرار بھی ہے جسم سے عمل بھی ہے لیکن دل سے یقین نہیں ہے دل سے اس شخص نے جھوٹا کلمہ پڑھا اور منافقوں کا سردار ٹھہر، االلہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا﴾(النساء :145)(بے شک منافقین جو ہیں وہ جہنم کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے﴿الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ جہنم کی تہہ میں سب سے نچلے درجے میں ہوں گے اور اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ ان میں سے کسی کو مددگار نہ پاؤ گے (سبحان اللہ کوئی ان کا مدد کرنے والا نہیں ہوگا))۔

کلمہ توحید ہم نے جان لیا معنی ہے لاإلہ إلا اللہ کا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

کلمہ توحید کے ارکان کتنے ہیں؟ کلمہ توحید کے بارے میں ہم نے یہ جانا کہ دو ارکان ہیں اور آٹھ شرطیں ہیں۔ کلمہ توحید کے ارکان کون سے دو ہیں؟ (۱) نفی ہے لاإلہ میں یہ پہلا حصہ ہے یعنی ہر باطل معبود کی عبادت کا انکار کرنا۔(۲) اور دوسرا رکن ہے اثبات اور یہ ہمیں ملتا ہے إلا اللہ کے حصے میں۔

لاإلہ إلا اللہ کو دو حصوں میں کریں دو لفظ پہلے حصے میں دو لفظ بعد کے حصے میں پہلے حصے میں جو دو لفظ ہیں "لاإلہ" ہر باطل معبود کا انکار کرنا نفی کرنا اور دوسرا حصہ ہے اثبات یعنی اقرار کرنا" إلا اللہ" ساری کی ساری عبادات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت کرنا۔

کلمہ توحید کی شرطیں آٹھ ہیں (۱) علم (۲) یقین (۳) اخلاص (۴) محبت (۵) سچائی (۶) قبول (۷) انقیاد (۸) اور طاغوت کا انکار کرنا۔

یہ ہم نے جان لیا یہ پہلا حصہ ختم ہوا، دوسرے حصے میں کلمہ توحید کے متعلق بعض غلط فہمیوں اور شبہات کا ازالہ، بہت ساری غلط فہمیاں ہیں کلمہ توحید کے تعلق سے جن کا ازالہ ہم کرتے ہیں تھوڑے سے وقت میں۔

اہل قبلہ کے نزدیک کلمہ گو مسلمان، کلمہ پڑھنے والے مسلمان کے نزدیک إلہ کے معنی میں اختلاف ہوا اور پانچ حصوں میں تقسیم ہو گئے اہل قبلہ:

1۔ایک گروہ نے کہا کہ لاإلہ إلاالله میں إلہ کا معنی ہے خالق، رازق اور تدبیر کرنے والا۔ یہ لوگ جہمی، معتزلی، اشعری، ماتریدی کے نام سے معروف ہیں یہ گروہ موجود ہے آج بھی موجود ہے۔ جہمی، معتزلی، اشعری، ماتریدی کے نزدیک إلہ کا معنی کلمہ توحید میں لاإلہ إلا الله کا معنی ان کے نزدیک الله تعالیٰ کے سوا کوئی خالق، کوئی رازق، کوئی تدبیر کرنے والا نہیں کیونکہ إلہ کا معنی جو ہے خالق، رازق، تدبیر کرنے والا ہے اور یہ معنی غلط ہے۔

2۔کلمہ توحید کا معنی ہے إلہ کا معنی کلمہ توحید میں حاکم یعنی فیصلہ کرنے والا اور یہ معنی جو ہے یہ خوارج کا معنی تھا۔ خوارج وہ گروہ ہے جو سیدنا علی رضی الله عنہ کے خلاف نکلے اور صحابہ کرام رضی الله عنہم پر کفر کا فتویٰ لگایا ان کے خلاف جنگیں کیں اور عبد الرحمٰن بن ملجم ان کے سرداروں میں سے تھا معروف شخص جس نے سیدنا علی رضی الله عنہ کو شہید کیا یہ وہ مردود اور ملعون بندہ خوارج میں سے تھا۔

ان لوگوں کا نعرہ کیا تھا کیوں نکلے تھے صحابہ کرام رضی الله عنہم کے خلاف؟ ﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ﴾(یوسف:40)(الله تعالیٰ کے سوا کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں)۔

فیصلہ اور حاکمیت الله تعالیٰ کا حق ہے کیا سیدنا علی رضی الله عنہ نہیں جانتے تھے، صحابہ کرام رضی الله عنہم نہیں جانتے تھے یہ لوگ بعد میں آنے والے ان لوگوں نے زیادہ سمجھا ہے؟! سبحان الله۔ تو یہ معنی بھی غلط ہے۔

3۔تیسرا اور چوتھا معنی جو ہے إلہ کا معبود اور موجود۔

بعض لوگوں نے کہا إلہ کا معنی معبود ہے اور بعض لوگوں نے کہا موجود ہے اور یہ دونوں معنی جہمی اور صوفی جو ہیں آج کے دور میں یہ معنی لیتے ہیں کہ إلہ کا معنی جو ہے کلمہ توحید میں (لاإلہ إلاالله میں) معبود ہے یا موجود ہے اور ان کی مختلف کتابوں میں آپ دیکھتے ہیں کہ کلمہ توحید جو ہے اس کا معنی تین قسموں میں وہ اس کو بیان کرتے ہیں کہ مبتدی کے لیے لاإلہ إلاالله میں إلہ کا معنی معبود ہے متوسط کے لیے مقصود ہے اور منتہی کے لیے موجود ہے، یہ مختلف کتابوں میں آپ دیکھتے ہیں تصوف کی کتابوں میں۔

5۔ پانچواں معنی معبود بر حق اور یہ معنی اہل سنت والجماعت کا معنی ہے اگر آپ سنّی ہیں اہل سنت والجماعت سے آپ کا تعلق ہے تو پھر آپ کے نزدیک یہ معنی ہونا چاہیے کہ اِلہ کا معنی ہے معبود بر حق اور میں دلائل پہلے پیش کر چکا ہوں کہ معبود کی دلیل کہاں سے آئی، حق کی دلیل کہاں سے آئی دلیل کے ساتھ میں بیان کر چکا ہوں اور یہی معنی ایک ہی معنی سچ ہے اور حق ہے کہ اِلہ کا معنی ہے معبود بر حق۔

آیئے دیکھتے ہیں اِلہ کا معنی خالق، رازق، تدبیر کرنے والا کیوں غلط ہے اس کا جواب:

1۔ اس معنی کو بیان کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابیں نازل نہیں فرمائیں نہ ہی اپنے پیارے پیغمبر علیہم الصلاۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابیں کیوں نازل فرمائیں اپنے پیغمبر علیہم الصلاۃ والسلام کیوں اللہ تعالیٰ نے بھیجے؟ جتنے بھی رسول آئے ہیں کیا وہ یہ پیغام لے کر آئے ہیں کہ جان لو تمہارا خالق، مالک اللہ تعالیٰ ہے؟! یہ تو ابو جہل اور ابو لہب بھی جانتا تھا۔

2۔ اس لیے دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ معنی توحید ربوبیت کا معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق، مالک، رازق نہیں۔

3۔ اس معنی کا اقرار تو مشرکین عرب ابو جہل، ابو لہب بھی کرتے تھے لیکن اس کے باوجود بھی وہ اسلام میں داخل نہ ہوئے تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ کلمہ توحید کا معنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق، رازق، تدبیر کرنے والا نہیں غلط معنی ہے۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ اِلہ کا معنی فیصلہ کرنے والا یا حاکم کیوں غلط ہے اس کا جواب:

1۔ اس معنی کو بیان کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابیں نازل نہیں فرمائیں اور نہ ہی اپنے پیارے پیغمبر علیہم الصلاۃ والسلام مبعوث فرمائے۔

2۔ یہ توحید ربوبیت اور الوہیت میں شامل ہے کہ حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہے بلکہ تینوں توحید میں توحید ربوبیت، توحید الوہیت اور توحید اسماء والصفات میں بھی اللہ تعالیٰ حاکم ہے اللہ تعالیٰ حکمت والا ہے الحاکم، الحکیم اللہ تعالیٰ کا نام ہے حکمت اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور توحید ربوبیت میں حاکم ہے فیصلہ اللہ تعالیٰ کا چلتا ہے قانون اللہ تعالیٰ کا چلتا ہے اور جب ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے سر جھکا کر یہ مان لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں تو ہم عبادت بھی کرتے ہیں۔

3۔ یہ معنی اہل بدعت کا بیان کردہ معنی ہے جیسے میں نے کہا کہ خوارج کا بیان کردہ معنی ہے اور اہل بدعت کے جتنے میں نے اِلہ کے یہ معنی بیان کیے ہیں سوائے آخری معنی معبود بر حق کے یہ سارے اہل بدعت کے معنی ہیں تو یہ معنی غلط ہیں اس سے یہ ثابت ہوا کہ کلمہ توحید کا معنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حاکم نہیں غلط ہے۔

4۔إلہ کا معنی معبود کیوں غلط ہے اس کا جواب:

۱۔اللہ تعالیٰ نے سچے اور جھوٹے معبود کو الگ الگ کرنے کے لیے اپنی کتابیں نازل فرمائیں اور اپنے پیغمبر علیہم الصلاۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔پیغمبر کیوں آئے کتابیں کیوں نازل ہوئیں؟اس لیے کہ ان میں بنیادی جو درس ہے جو بنیادی پیغام ہے کلمہ توحید کا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔اگر یہ معنی ہوتا کہ معبود سارے تو پھر معبود تو بہت سارے تھے درخت کی عبادت کی گئی،پتھروں کی عبادت کی گئی،انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام،اولیاء کو بھی پکارا گیا ان کی عبادت کی گئی تو پھر کون الگ الگ کرتا سچا معبود اور جھوٹا معبود کون سا ہے کیسے پتہ چلتا؟اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابیں نازل فرمائیں اور اپنے رسل علیہم الصلاۃ والسلام کو بھیجا۔

۲۔حقیقت کے خلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کی گئی۔میں نے ثابت کیا ہے قرآن مجید کی آیات اور صحیح حدیث سے کہ عبادات کی گئی ہیں باطل معبودوں کی کی گئی ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا پکارا گیا ہے عبادت کی گئی ہے چاند سورج کی ،درختوں کی،بتوں کی پتھروں کی انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی اولیاء کی اور فرشتوں کی عبادت کی گئی ہے۔

۳۔اس معنی میں اس بات کا پیغام ہے کہ سارے معبود صحیح ہیں اور وہ سب اللہ ہیں۔

۴۔وحدت الوجود اور وحدت الحلول کی طرف پہلا قدم ہے۔یہ جاننا کہ سب کچھ اللہ ہے اسے کہتے ہیں وحدت الحلول اس سے پہلے ایک قدم ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔تو وحدت الوجود اور وحدت الحلول کی بنیادی وجہ کیا ہے؟کہ لوگوں نے إلہ کا معنی معبود سمجھا ہے کہ سارے معبود حق پر ہیں نعوذ باللہ۔

إلہ کا معنی موجود کیوں غلط ہے؟اس سے یہ ثابت ہوا کہ کلمہ توحید کا معنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں یہ غلط ہے اس کے ساتھ برحق کا لفظ ہونا ضروری ہے اگر صرف معبود کہتے ہیں تو یہ معنی درست نہیں ہے وجوہات میں بیان کر چکا ہوں۔

إلہ کا معنی موجود یہ معنی کیوں غلط ہے؟

1۔اللہ تعالیٰ نے اس معنی کو بیان کرنے کے لیے اپنی کتابیں نازل نہیں فرمائیں اور نہ ہی اپنے پیارے پیغمبر علیہم الصلاۃ والسلام مبعوث فرمائے۔

2۔وحدت الوجود اور وحدت الحلول کی بنیاد ہے،اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے پھر ایک قدم آگے بڑھے اہل بدعت اور یہ کہا کہ ہر چیز اللہ ہے نعوذ باللہ۔

3۔یہ کفریہ عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو کفر اور شرک اور بدعات سے محفوظ فرمائے،آمین۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ کلمہ توحید کا معنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی موجود نہیں یہ بھی غلط معنی ہے۔

یہ کلمہ توحید کا معنی، مفہوم، ارکان اور شروط میں نے بیان کئے اور بعض غلط فہمیوں کا ازالہ بھی کیا ہے آج ہمیں محسوس ہوا ہو گا کہ ہم ایک بہت ساری خیر سے محروم تھے ایک بڑی کمی تھی ہماری زندگی میں کہ کلمہ توحید کے معنی کو جاننا، سمجھنا اتنا آسان ہے اور ہم اس سے دور تھے پتہ نہیں تھا (سبحان اللہ) تو آج ہم نے جان لیا کلمہ توحید کا معنی کیا ہے، صحیح مفہوم کیا ہے، ارکان اور شروط کیا ہیں۔ ارکان اور شروط کو جاننے کی کیا ضرورت ہے کیا اہمیت ہے ابو طالب اور عبد اللہ بن اُبی بن سلول میں کیا فرق ہے، ابو جہل یہ مانتا تھا اللہ تعالیٰ واحد رازق ہے، خالق ہے، مالک ہے، کیوں مسلمان نہیں ہوا، ابو طالب نے دل سے مانا کہ اللہ تعالیٰ واحد برحق معبود ہے لیکن زبان سے اور اپنے عمل سے اقرار نہیں کیا تو وہ بھی کافر ٹھہرا۔

عبد اللہ بن ابی بن سلول زبان سے بھی اقرار کر چکا عمل سے بھی اقرار کر چکا دل سے نہیں مانا منافقوں کا سردار ٹھہرا وہ بھی کفر پر مرا لیکن سبحان اللہ دیکھیں مومن کے ایمان کا یہ تقاضہ ہے کہ ہم مسلمان ہیں ہمارے اسلام کی بنیاد کلمہ توحید ہے کلمہ شہادت ہے کلمہ توحید کے تعلق سے کیا ہم نے جان لیا؟

کلمہ توحید لاالہ الااللہ ہے، کلمہ شہادت ہم گواہی دیتے ہیں کلمہ توحید کی "أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا الله" تو دونوں میں فرق ہے ناں۔ کلمہ توحید ہے لاالہ الااللہ، کلمہ شہادت لاالہ الااللہ نہیں ہے لاالہ الااللہ کی گواہی ہے "أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا الله" اور شہادت میں یہ آٹھوں شرطیں موجود ہیں۔ شہادت کی بنیاد علم پر ہوتی ہے، علم کی بنیاد یقین پر ہوتی ہے، یقین کی بنیاد اخلاص پر ہوتی ہے، اخلاص سچائی کی بنیاد پر ہوتا ہے اور اسی طریقے سے اخلاص محبت کی بنیاد پر ہوتا ہے اور محبت سچی محبت کی بنیاد پر ہوتی ہے پھر قبول ہے انقیاد ہے کفر بالطاغوت یہ سارے کی سارے ایک ہی لفظ "أَشْهَدُ" میں موجود ہیں۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جو ہم نے سنا ہے جو ہم نے سمجھا ہے اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اس کی طرف دعوت دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آج ہم اس رمضان میں اپنا ایک مشن بنالیں کہ جو ہم نے سیکھا ہے کلمہ توحید ہم آگے بھی سکھائیں لوگوں کو سمجھائیں، اپنے گھر والوں کو سمجھائیں، اپنے دوستوں اور احباب کو سمجھائیں، اپنے قریبی رشتے داروں کو اپنے پڑوسیوں کو سمجھائیں۔

ہم افطار پارٹیاں کرتے رہتے ہیں اس رمضان سے ان شاء اللہ ہم کوشش کریں کہ افطار پارٹی جو ہے صرف کھانا پینا نہ ہو صرف سموسے کھجور نہ ہو آج اس سال میں ان شاء اللہ افطار پارٹی میں یہ جو پیپر آپ کے ہاتھ میں ہے اس کو فوٹو کاپی کریں اپنے مہمانوں کو بھی دیں ان کو سمجھائیں کہ آج افطار بھی کر کے جائیں اور کلمہ توحید کا صحیح مفہوم بھی ساتھ لے کر جائیں۔ واللہ! اگر اللہ تعالیٰ

آپ کی وجہ سے ایک شخص کو راہ راست پر لگا دیتا ہے اسے ہدایت دے دیتا ہے تو ساری دنیا کی نعمتیں ایک طرف اور یہ خیر نعمت ایک طرف۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی سلف صالحین کے روشن منہج کو سمجھنے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، کلمہ توحید پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اس کی طرف دعوت دینے کی توفیق عطا فرمائے، اس پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (کلمہ توحید: لاالہ الااللہ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio